

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی (اس کی شادی ایک لڑکے (ف) کے ساتھ ہوئی۔ لڑکی والوں کے مطالبے کی وجہ سے نکاح نامے پر فریقین کی رضامندی کے ساتھ یہ شرط لکھ دی گئی کہ اس نکاح میں لڑکے (ف) نے لڑکی (س) کو (شریعت کے مطابق) تین طلاق دینے کا حق تفویض کر دیا ہے۔ اس نکاح نامے پر لڑکے اور گواہوں نے دستخط کر دیے۔

بعد میں ثابت ہوا کہ لڑکا دھوکا باز اور ظالم انسان ہے اور اس نے ایک بد کردار لڑکی سے ناجائز تعلقات قائم کئے اور پھر خفیہ شادی کر لی۔

(کیا یہ لڑکی (س) اہل اپنے اختیار کو استعمال کر کے اپنے شوہر کو شریعت کے مطابق طلاق دے سکتی ہے؟ (ایک سالہ سیکم موٹلاہور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: جی ہاں ایسی صورت میں "امرک بیدک" کے حکم کی رو سے وہ طلاق کا حق استعمال کر کے ایسے برے شوہر سے نجات حاصل کر سکتی ہے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"إذ قال لامرأته: امرک بیدک أو مستقلی بأمرک أو وبہما لا ہما فقتلوا فانی واحدة بانسۃ"

اگر آدمی اپنی بیوی سے کہے تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں ہے، یا تم اپنے مہلے میں کامیاب ہو جاؤ یا وہ اس (حق) کو اس بیوی کے گھر والوں کے حوالے کر دے پھر وہ اسے قبول کر لیں تو یہ ایک (طلاق) بائن (نکاح کو ختم کر دینے والی) ہے۔ (اللمحکم الکبیر للطبرانی 9/379 ج 9627 و سنہ حسن

الواحد للعلی رحمۃ اللہ علیہ (فقہ) سے روایت ہے کہ وہ (سیدنا) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس وفد میں آئے تو کہا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اس کا اختیار دے دیا ہے؟

(انہوں نے فرمایا: "فامر بایہا" پس اس عورت کا اختیار اس عورت کے ہی پاس ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 5/565 ج 1807 و سنہ صحیح سنن سعید بن منصور 3/372 ج 1615

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو اس کا اختیار دے دیا تو انہوں نے فرمایا: وہ عورت جو فیصلہ کرے گی وہی فیصلہ ہے پھر اگر وہ دونوں ایک دوسرے کا انکار (کریں تو مرد کو قسم دی جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ نسخہ محمد عوامہ 9/58 ج 18388 و سنہ صحیح نیز دیکھئے سنن سعید بن منصور 1/373 ج 1620 و سنہ صحیح

یہاں پر چونکہ یہ اختیار نکاح نامے پر شوہر کے دستخطوں اور گواہوں کے ساتھ لکھا ہوا ہے لہذا یہاں کسی قسم کے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ وہ عورت جو فیصلہ کرے گی وہی فیصلہ نافذ ہوگا۔ (دیکھئے سنن الترمذی 1178 باب ما جاء فی المرک بیدک

ان آثار کو مد نظر رکھ کر یہی فیصلہ ہے کہ مذکورہ عورت (س) اگر اپنے آپ کو تین طلاقوں میں تین دفعہ طلاق دے گی تو طلاق نافذ ہو جائے گی اور اس اور ف کے درمیان جدائی واقع ہو جائے گی۔

صورت مستولہ میں س کا شوہر ف پورا حق مہر ادا کرنے اور شرط پورا کرنے کا پابند ہوگا۔

چند مزید فوائد حسب مطالبہ پیش خدمت ہیں۔

(۔ جو عورت اپنے شوہر سے خلع لے لے تو یہ فسخ ہوتا ہے۔ (دیکھئے کتاب الام للامام الشافعی ج 5 ص 114 ماہنامہ الحدیث حضور: 67 ص 19

لہذا اگر وہ دونوں بعد میں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو یہ جائز ہے۔ فسخ کا مطلب ہے کہ نکاح (بغیر طلاق کے) ٹوٹ گیا۔

(۔ جو عورت اپنے شوہر سے خلع لے تو اس کی عدت ایک مہینہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی 1185 م الحدیث حضور: 68 ص 27-8

۔ ماں اپنی اولاد (بچے یا بچیوں) کی زیادہ حقدار ہے بشرطیکہ وہ دوسرا نکاح نہ کرے۔ 3

: جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"أنت آجت بہالم سخی"

(تو اس بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو دوسرا نکاح نہ کرے۔" (سنن ابی داؤد 2276 مستدرک الحاکم 2/207 و صحیح الحاکم دوافہ الذہبی و حدیث حسن مسند احمد 2/182، 203)

(بعض حالتوں میں بچوں کو اختیار بھی دیا جاسکتا ہے کہ اگر ماں کے ساتھ رہنا چاہیں تو رہیں اور اگر باپ کے ساتھ رہنا چاہیں تو رہیں۔ (دیکھئے سنن ابی داؤد 2277 و سندہ صحیح سنن الترمذی 1357 و قال حسن صحیح

:۔ اگر لڑکے یا لڑکی کی طرف سے ایک دوسرے کو دھوکا دیا گیا ہو اور دھوکے کی شادی کی گئی ہو تو حرام فعل اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 4

"من غشنا فلیس منا"

(اور جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح مسلم 101283)

:۔ نکاح کے وقت فریقین جو شرائط طے کریں ان کا پورا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 5

"إن آجت الشر و طأن تو فوا بر ما استلتم بہ الفروج"

تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کے لائق ہیں جن کے ذریعے سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ یعنی نکاح کی شرطیں ضرور پوری کرنی ہوں گی۔" (صحیح بخاری 5151 مترجم مطبوعہ مکتبہ

(اسلامیہ ج 6 ص 556)

: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد ابوالعاص بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا تو فرمایا

"حدثنی فصدقتی، و وعدنی فوفی لی"

(اس نے میرے ساتھ باتیں کیں تو سچ کہا اور وعدہ کیا تو اسے پورا کیا۔" (صحیح بخاری 3729) و ما علینا الا البلاغ (1/ فروری 2013ء)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3 - نکاح و طلاق کے مسائل - صفحہ 163

محدث فتویٰ